باسمہ الکریم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ:

میں ایک بہت ہی بڑے مسئلے میں اُلجھ گئی ہوں جس کو شرعی احکام کے ذریعہ حل کروانا چاہتی ہوں' مسئلہ لکھتے ہویے بے حد ملال ہو رہا ہے' یہ بات مجھے میری بیٹی نے بتائی کہ اس کو والد نے آج سے تین سال قبل اُس کے ساتھ غلط فعل کیا' یعنی شرمگاہ میں ہاتھ ڈالتے تھے اور ایک بار پیچھے بھی ڈالا تھا' اور یہ شرم ناک حرکت اس کے والد نے اس وقت کی جب میں انڈیا اپنی بیمار ماں کی خدمت کے لیے گئی تھی' تین مہینے تک انڈیا ہی میں تھی' نیز میں دُبئی میں (۸) سال سے رہتی ہوں' یہاں آنے کے بعد رہائشی کرایہ زیادہ ہونے کی وجہ سے ہمیں کوئی مخصوص کمرہ نہیں مل سکا جس کی وجہ سے میں اپنی بچی کو اپنے ہی کمرہ میں سلانے لگی تھی' اور جب میں انڈیا گئی تب بھی وہ اپنے والد اور اپنے چھوٹے بھائی کے ہمراہ اسی طرح سو رہی تھی' اب کس طرح میرے شوہر نے اس طرح کا گندہ فعل کیا اپنی ہی بیٹی کے ساتھ' میری شادی کو ۲۶ سال ہوگئے ہیں اور بہت سخت زندگی گزار رہی ہوں' اور آج یہ پہاڑ جیسا صدمہ پیش آیا ہے' میرے والد اس دارِ فانی سے کُوچ کر گیے ہیں' بھائی ایک ہی ہے' جو میرے شوہر کی بہن کے شوہر ہے' اور میں دُبئی میں اپنے بال بچوں کے ساتھ رہتی ہوں' اب آپ بتائے کہ میرا کیا رشتہ ہے اپنے شوہر کے ساتھ؟ مجھے شریعت کی روشنی میں کچھ سوالات کے جوابات مرحمت فرمائے:

(۱) میرے شوہر سے اب میرا کیا تعلق رہیگا؟

(۲) اگر میں طلاق لیتی ہوں تو میرے حقوق کا کیا؟

(۳) میں فوری طور پر کہیں نہیں جاسکتی اس لیے کہ ایک ہی فلیٹ میں رہتی ہوں لیکن کمرہ الگ ہے' اس صورت میں طلاق کے بعد بھی رہ سکتی ہوں؟

(۴) میرے شوہر کے دو گھر ہیں انڈیا میں لیکن وہ کرایہ پر ہے تو ان گھروں میں میرا یا میرے بچوں کا حق ہوگا؟

(۵) یہاں دُبئی میں کوئی ایسا گھر نہیں جسمیں میں رہ سکوں اور نہ انڈیا میں تو کیا میں اپنے بچوں کی تعلیم پوری ہونے تک یہاں رُک سکتی ہوں؟

(۶) ابھی میں اپنے شوہر اور بچوں کے ساتھ ہی ہوں لیکن پچھلے تین ہفتوں سے میں اپنی بیٹی کے ساتھ الگ کمرہ میں رہتی ہوں نیز میرے تین بیٹے اور شوہر الگ کمرہ میں رہتے ہیں' گھر کا سارا کام کاج جو ایک بیوی کرتی ہے وہ میں ہی کر رہی ہوں' اور اگر طلاق کے بعد مجھے یہاں رُکنے کی اجازت ملتی ہے تب بھی سارا کام کاج مجھے ہی انجام دینا ہوگا تو کیا میں اپنی مجبوری کی وجہ سے یہ سب کر سکتی ہوں؟

(۷) جس بیٹی کے ساتھ باپ نے یہ شرم ناک حرکت کی ہے تو کیا بیٹی اپنے باپ کو وہی درجہ دے گی نیز اُس پر باپ کے حقوق ویسے ہی رہینگے؟ (نوٹ) بیٹی کی شرمگاہ میں ہاتھ کپڑا ہٹا کر ڈالتے تھے۔

(۸) جب میں گھر میں رہوں گی تو پردے کی پابندی کرنے کی کوشش کروں گی لیکن کئی بار سامان خانہ داری کا ختم ہو جاتا ہے تو میں اپنے بچوں کے ذریعہ کھلا سکتی ہوں؟

(۹) اور طلاق کے بعد عدت بھی مجھے یہاں ہی گزارنا ہوگی' اور کتنے مہینے؟ (عدت کے دوران میں مدرسہ جاسکتی ہوں؟ کیونکہ میں قرآن حفظ کر رہی ہوں اور مدرسہ کا وقت ۸ سے ۱۰ تک ہے' تو کیا میں جاسکتی ہوں؟ چونکہ میرے گھر سے مدرسہ قریب ہے۔)

(۱۰) اس طلاق کے لیے اگر میرے شوہر راضی نہ ہوں گے تو کیا صورت ہوگی؟

(۱۱) اگر وہ طلاق دیدیتے ہیں تو میں یہ بات کسی بھی رشتہ دار کو اُس وقت تک بتانا نہیں چاہتی جب تک میرے بچے باشعور نہ ہو جائیں

توکیا میں ایسا کر سکتی ہوں؟

(۱۲) طلاق کے بعد میری کفالت کی کیا صورت ہوگی؟ (کیونکہ یہ طلاق میری مرضی سے نہیں تھی یہ تو اس مسئلہ کی وجہ سے ہو رہی ہے۔)

(۱۳) میں اپنے شوہر کو اس شرم ناک حرکت کرنے پر اپنی نفرت کا اظہار زبانی یا اپنے سُلوک سے کر سکتی ہوں؟

(۱۴) میرے شوہر نے یہ حرکت کی اس بات سے میں بے خبر تھی تو کیا مجھ پر حرام کام کرنے کا گناہ ہوگا؟

(۱۵) چونکہ میں دُبئی میں رہتی ہوں اور میرا رہائشی ویزا بچوں کے ساتھ لگا ہوا ہے تو کیا طلاق کے بعد مجبوری میں یہاں تعلیم کے لیے رُکنا ہے تو ویزا کی سہولت میں استعمال کر سکتی ہوں؟ (جن دو گھروں کا ذکر کیا ہے وہ ایک گھر انڈیا (پٹنہ) نہار میں ہے، اور دوسرا گھر ممبئی میں ہے، لیکن اس کی ڈپوزٹ چار لاکھ ہے جسے ہم آج ادا نہیں کر سکتے، اس لیے میں مجبور ہوں کہ یہاں سے جا سکوں، ایسی صورت میں مجھے کیا کرنا چاہیے؟ آپ شریعت کے بطابق ہمارا فیصلہ فرمائیں۔ (جزاک اللہ خیرا احسن الجزائی فی الدارین آمین)

سائلہ

سائشتہ اختر

(۱)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداو مصلیاو باللہ التوفیق : حرمت مصاہرت عورت کے بدن کو بلا حائل کے (یا اتنا باریک کپڑاوغیرہ ہو کہ جسم کی حرارت محسوس ہو) شہوت کے ساتھ ہاتھ لگانے، بوسہ لینے یافرج داخل کو دیکھنے یا زنا کا مرتکب ہوجانے سے ثابت ہوجاتی ہے۔

حرمت مصاہرت کیلئے دونوں جانب سے شہوت کا پایا جانا ضروری نہیں بلکہ ایک جانب شہوت کا پایا جانا کافی ہے پھر مرد میں شہوت کی حد یہ ہے کہ آلے میں انتشار پیدا ہوجائے اور اگر پہلے سے انتشار ہو تو اس میں شدت بڑھ جائے اور عورت میں شہوت کی حد یہ ہے کہ دل میں حرکت پیدا ہوجائے اور اگر پہلے سے حرکت ہو تو اس میں زیادتی ہوجائے تو یہ شہوت کہلائے گی لیکن یاد رہے کہ حرمت مصاہرت کے ثبوت کیلئے فاعل کا اقرار یا دو عادل گواہوں کی گواہی کا پایا جانا ضروری ہے نیز اگر بیوی کسی شخص (مثلاً سسر وغیرہ) پر مس بالشہوۃ وغیرہ کا الزام لگائے تو شوہر کی تصدیق بھی ضروری ہے۔ حرمتِ مصاہرت کے ثبوت کی شرائط میں سے ایک یہ ہے کہ ممسوسہ لڑکی نو سال سے زیادہ عمر کی ہو ورنہ حرمت ثابت نہ ہوگی۔

لمافی الهندية (۲۷۴/۱): وتثبت حرمة المصاهرة بالنكاح الصحيح دون الفاسد كذا في محيط السرخسي۔۔۔وتثبت بالوطء حلالا كان أو عن شبهة أو زنا كذا في فتاوى قاضي خان فمن زنى بامرأة حرمت عليه أمها وإن علت وابنتها وإن سفلت وكذا تحرم المزني بها على آباء الزاني وأجداده وإن علوا وأبنائه وإن سفلوا كذا في فتح القدير۔۔۔(ص ۲۷۵): وحد الشهوة في الرجل أن تنتشر آلته أو تزداد انتشارا إن كانت منتشرة كذا في التبيين وهو الصحيح كذا في جواهر الأخلاطي وبه يفتى كذا في الخلاصة۔

وفی الشامية (۳۴۶/۶): قوله (في الديانات) أي المحضة درر احتراز عما إذا تضمنت زوال ملك كما إذا أخبر عدل أن الزوجين ارتضعا من امرأة واحدة لا تثبت الحرمة لأنه يتضمن زوال ملك المتعة فيشترط العدد والعدالة جميعا إتقاني۔وفيه ايضاً (۳۳/۳): قوله (وأصل ماسته) أي بشهوة قال في الفتح وثبوت الحرمة بلمسها مشروط بأن يصدقها ويقع في أكبر رأيه صدقها وعلى هذا ينبغي أن يقال في مسه إياها لا تحرم على أبيه وابنه إلا أن يصدقاه أو يغلب على ظنهما صدقه ثم رأيت عن أبي يوسف ما يفيد ذلك۔وفی الدر المختار (۳۷/۳): (وبنت) سنها (دون تسع ليست بمشتهاة) به يفتى۔وفی الرد تحته: قوله (ليست بمشتهاة به يفتى) كذا في البحر عن الخانية ثم قال فأفاد أنه لا فرق بين أن تكون سمينة أو لا ولذا قال في المعراج بنت خمس لا تكون مشتهاة اتفاقا وبنت تسع فصاعدا مشتهاة اتفاقا وفيما بين الخمس والتسع اختلاف الرواية والمشايخ والأصح أنها لا تثبت الحرمة اھ

حرمت مصاہرت کے ثبوت میں شہوت کے ساتھ چھونے کا وہی حکم ہے جو زنا کا ہے، مگر اس کی وجہ سے حد زنا جاری نہ ہوگی صرف حرمت ثابت ہوگی۔

لمافی البخاری (۱۰۰۸/۲): عن ابن عباس رضي الله عنهما، قال: لما أتى ماعز بن مالك النبي صلى الله عليه وسلم قال له: لعلك قبلت، أو غمزت، أو نظرت قال: لا يا رسول الله، قال: أنكتها. لا يكني، قال: نعم فعند ذلك أمر برجمه۔

وفی الهندية (۲۷۴/۱): وكما تثبت هذه الحرمة بالوطء تثبت بالمس والتقبيل والنظر إلى الفرج بشهوة كذا في الذخيرة۔وفيه أيضاً (۱۴۷/۲): الباب الرابع في الوطء الذي يوجب الحد والذي لا يوجبه: الوطء الموجب للحد هو الزنا كذا في الكافي۔وأيضاً (۱۴۳/۲) وركنه التقاء الختانين ومواراة الحشفة لأن بذلك يتحقق الإيلاج والوطء۔

شہوت سے چھونا اگر بغیر حائل کے ہو، یا حائل تو ہو لیکن اس سے جسم کی حرارت محسوس ہوتی ہو تو اس عورت کی بیٹی اور ماں اس شخص کے لئے حرام ہوجاتی ہے۔

لمافی الهندية (۲۷۴/۱): وكما تثبت هذه الحرمة بالوطء تثبت بالمس والتقبيل والنظر إلى الفرج بشهوة كذا في الذخيرة سواء كان بنكاح أو ملك أو فجور عندنا كذا في الملتقط۔

جاری ہے۔۔۔۔۔

وفی الشامية (۳۲/۳): قوله (وحرم أيضا بالصهرية أصل مزنيته) قال في البحر أراد بحرمة المصاهرة الحرمات الأربع حرمة المرأة على أصول الزاني وفروعه نسبا ورضاعا وحرمة أصولها وفروعها على الزاني نسبا ورضاعا كما في الوطء الحلال ويحل لأصول الزاني وفروعه أصول المزني بها وفروعها اھ

لمافی المصنف لابن ابی شيبة (۱۱/۴): عن مجاهد رحمه الله قال اذا قبلها او لمسها او نظر الی فرجها حرمت عليه ابنتها۔

وفی الدر المختار (۳۲/۳): وحرم أيضا بالصهرية أصل مزنيته۔الخ۔

(۱) مذکورہ بالا ضوابط اور عبارتوں کی روشنی میں اگر باپ نے اپنی بیٹی کی شرمگاہ کو شہوت سے بلاحائل چھوا ہے اس بناپر حرمت مصاہرت واقع ہوگئی اور حرمت مصاہرت ثابت ہونے کے بعد اب بیوی ہمیشہ کے لئے حرام ہوگئی دوبارہ اسے رکھنے کی کوئی صورت نہیں۔

لمافی المصنف لابن ابی شيبه (۱۶۵/۴) کذافی اعلاء السنن (۴۰/۵): عن ابی هانی رضی الله عنها مرفوعاً، ومن نظر الی فرج امرأة لم تحل له امها ولا بنتها۔

وفی اعلاء السنن (۴۰/۱۱): عن الحسن البصری، عن عمران بن حصين قال فيمن فجر بام امرأته حرمتا عليه رواه عبدالرزاق ولا باس باسناده۔

وفی الدر المختار (۳۰/۳): وحرم المصاهرة (بنت زوجته الموطوءة وأم زوجته) وجداتها مطلقا بمجرد العقد الصحيح (وإن لم توطأ) الزوجة لما تقرر أن وطء الأمهات يحرم البنات ونكاح البنات يحرم الأمهات ويدخل بنات الربيبة والربيب وفي الكشاف واللمس ونحوه كالدخول عند أبي حنيفة وأقره المصنف۔

حرمت مصاہرت سے طلاق واقع نہیں ہوتی اور نکاح باطل نہیں ہوتا البتہ نکاح فاسد ہوجاتا ہے اور عورت کو چھوڑنا واجب ہوجاتا ہے۔

وبحرمة المصاهرة لايرتفع النكاح حتى لايحل لها التزوج باخر الابعد المتاركة وانقضاء العدة والوطء بها لايكون زنا اھ درمختار ذکر محمد فی نکاح الاصل ان النکاح لايرتفع بحرمة المصاهرة والرضاع بل يفسد حتى لو وطيها الزوج قبل التفريق لايجب عليه الحد اشتبه عليه اولم يشتبه عليه وقدصرحوا فی النكاح الفاسد بان المتاركة لاتتحقق الا بالقول قال فی الحاوی والوطی فيها لايكون زنا لانه مختلف فيه وعليه مهر المثل بوطيها بعدالحرمة ولاحد عليه ويثبت النسب اھ

(۲) (۳) (۵) (۶) (۸) (۹) (۱۰) شوہر کے لئے واجب ہے کہ اپنی بیوی سے متارکت کرلے یعنی اس کو آزاد کردے اور تعلق زوجیت ختم کردے بلکہ ضروری ہوجاتا ہے کہ طلاق دیکر اس کو آزاد کردے شریعت مقدسہ کا یہی حکم ہے پھر عورت عدت طلاق پوری کرے جو کہ تین حیض ہے اور حالت عدت میں گھر سے باہر نکلنا جائز نہیں اور نہ مدرسہ جانا۔ اگر بیوی کے لئے اور کوئی ٹھکانہ نہیں، کہیں نہیں جاسکتی، نہ دوسرا نکاح کرسکتی ہے، نیز شوہر کو اولاد کی پرورش کے لئے اس کی ضرورت ہے تو مجبوراً اس کی بھی گنجائش ہے کہ وہ اپنی اولاد کے ساتھ رہے اور شوہر اس کا خرچ برداشت کرتا رہے مگر پورا پردہ ہونا لازم ہے، دونوں کبھی بھی تنہائی میں نہ ملیں، بے پردہ سامنے نہ آئیں، کوئی ہنسی بے تکلفی نہ ہونے پائے۔ (فتاوی محمودیہ جلد ۱۱ صفحہ ۳۹۵ و نجم الفتاوی جلد ۳ صفحہ ۱۸۵)

اور اگر شوہر طلاق دینے کے لئے تیار نہ ہو تو اسے آخرۃ کا خوف دلایا جائے اور سمجھایا جائے اور نہ مانے تو قاضی کی عدالت سے رجوع کرے شرعی قاضی نہ ہونے کی صورت میں جماعت مسلمین (پنچایت یا شرعی کمیٹی) فسخ نکاح وغیرہ میں قاضی کا کام دے سکتی ہے، جس میں کم از کم تین دین دار عادل اشخاص ہو، اگر اکثریت علماء کی ہو تو زیادہ مناسب ہے وہ اس عورت کے نکاح کو فسخ کردے۔ (فتاوی مفتی محمود جلد ۴ صفحہ ۴۷۳) راجع الحیلۃ الناجزۃ ص ۲۸ مطبوعہ دارالاشاعت دیوبند،

جاری ہے۔۔۔

بحرمة المصاهرة لا يرتفع النكاح حتى لا يحل لها التزوج بآخر الا بعد المتاركة وانقضاء العدة والوطى بها لا يكون زناً اھ (درمختار) قال فی الذخیرۃ ذکر محمد فی نکاح الاصل ان النکاح لا یرتفع بحرمة المصاهرة والرضاع بل یفسد حتی لو وطئها

قال العلامة الحصكفى: قبل السكران بنته تحرم الام وبحرمة المصاهرة لا يرتفع النكاح حتى لا يحل لها التزوج بآخر الا بعد المتاركة وانقضاء العدة، قال العلامة ابن عابدين: (قوله الا بعد المتاركة) اى وان مضى عليها سنون كما فى البزازية وعبارة الحاوى الا بعد تفريق القاضى او بعد المتاركة... بان المتاركة لا تتحقق الا بالقول الخ۔ (الدر المختار مع رد المحتار ۲:۳۰۷ فصل فی المحرمات)

(۴) جو اولاد اس مرد کی ہے چاہے مذکر ہو یا مونث اس مرد کی وارث ہوگی عورت حالت عدت میں ہی وارث ہوگی عدت کے بعد اس شخص کی وارث نہیں ہوگی، جو مونث اولاد ہے انکی نکاح تک نفقہ کی ذمہ داری باپ کی رہے گی اور مذکر اولاد کے بلوغ تک والد نفقہ کا ذمہ دار ہے۔

يُوصِيكُمُ اللهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ فَإِنْ كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ وَإِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ وَلِأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ إِنْ كَانَ لَهُ وَلَدٌ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ وَلَدٌ وَوَرِثَهُ أَبَوَاهُ فَلِأُمِّهِ الثُّلُثُ فَإِنْ كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ فَلِأُمِّهِ السُّدُسُ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا أَوْ دَيْنٍ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ لَا تَدْرُونَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا فَرِيضَةً مِنَ اللهِ إِنَّ اللهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا۔ سورة النساء: ۱۱۔

وان ابانها فى المرض ان ابانها بسوالها لا ترث ايضا وان ابانها بغير سوالها ثم مات وفى العدة ورثته عندنا۔ خانية جلد ۲ صفحه ۲۶۶

نَفَقَةُ الْأَوْلَادِ وَهِيَ تَجِبُ عَلَى الْأَبِ۔ الجوهرة النيرة

وَالْأَوْلَادُ إِمَّا صِغَارٌ أَوْ كِبَارٌ، فَالْأَقْسَامُ أَرْبَعَةٌ: الْأَوَّلُ أَنْ يَكُونَ الْأَبُ غَنِيًّا وَالْأَوْلَادُ كِبَارًا، فَإِمَّا إِنَاثٌ أَوْ ذُكُورٌ، فَالْإِنَاثُ عَلَيْهِ نَفَقَتُهُنَّ إِلَى أَنْ يَتَزَوَّجْنَ إِذَا لَمْ يَكُنْ لَهُنَّ مَالٌ، وَلَيْسَ لَهُ أَنْ يُؤَاجِرَهُنَّ فِي عَمَلٍ وَلَا خِدْمَةٍ وَإِنْ كَانَ لَهُنَّ قُدْرَةٌ، وَإِذَا طَلُقَتْ وَانْقَضَتْ عِدَّتُهَا عَادَتْ نَفَقَتُهَا عَلَى الْأَبِ۔ فتح القدير

وفى الدر المختار (۳/۵۷۲) باب النفقة: (ونفقة الغير تجب على الغير بأسباب ثلاثة زوجية وقرابة وملك)

(۷) باپ بیٹی کا رشتہ برقرار رہے گا لیکن باپ اور بیٹی دونوں پر لازم ہے کہ دونوں اپنا رہن سہن الگ کرلیں نیز باپ کو چاہیئے کہ اپنے اس فعل پر ندامت کے ساتھ اللہ رب العزت سے خوب توبہ واستغفار کرے کیونکہ یہ انسانیت سے گری ہوئی حرکت ہے بعض حیوان بھی اس قسم کے گھناؤنے فعل سے پرہیز کرتے ہیں چہ جائیکہ اشرف المخلوقات انسان ایسے اقدامات کرے۔ آپ کی بیٹی کے لئے ضروری ہے کہ اپنے باپ سے اجتناب کرے اور دور رہے اور آپ کے لئے ضروری ہے کہ بیٹی کو گھر میں اکیلا نہ چھوڑے اب اس شخص پر کئی اعتماد نہیں کرنا چاہئے اس لیے کہ اس صورت مذکورہ میں نظر اور مس بالشہوت کا خطرہ موجود ہے لہٰذا کم از کم جدا کمرہ اگر دیا جائے تو خطرہ کم رہے گا۔ (نجم الفتاوی جلد ۴)

لما فى القرآن الكريم (النساء: ۲۳): حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ وَخَالَاتُكُمْ وَبَنَاتُ الْأَخِ۔ الآية۔

وفى المصنف لابن ابى شيبة (۹/۹۹): ۱۶۴۹۲۔ عن عطاء رحمه الله قال اذا اتى الرجل المرأة حراما، حرمت عليه ابنتها وان اتى ابنتها حرمت عليه امها۔

۱۶۴۸۹۔ عن عبدالله قال: لا ينظر الله الى رجل نظر الى فرج امرأة وابنتها۔

وفى الدر المختار مع الشامية (۳/۳۲): (و) حرم أيضا بالصهرية (أصل مزنيته) أراد بالزنى الوطء الحرام (و) أصل (ممسوسته بشهوة)۔۔۔ (۳/۳۵)

فلو أيقظ زوجته أو أيقظته هي لجماعها فمست يده بنتها المشتهاة أو يدها ابنه حرمت الأم أبدا

(۱۱) اگر آپ کو یہ خطرہ اور اندیشہ ہو تو اسے کسی کہ سامنے ظاہر کرنا ضروری نہیں لیکن شوہر سے دوری اور اجنبیت اختیار کرنا لازمی ہے۔

(۱۲) عدت کا نفقہ شوہر پر ہے اور عدت کے بعد آپ کی اولاد جو مذکر ہے وہ آپ کا نفقہ پورا کرنے کی کوشش کرے اور آپ گھر میں رہتے ہوئے جاری ہے۔۔۔۔۔

کوئی ذریعہ معاش تلاش کرلیں جو آپ گھر میں رہتے ہوئے کر سکیں اور اگر ایسا نہیں تو پہلے گزر چکا کے شوہر اپنے بچوں کے ساتھ ان کی خیر خبر کی بنا پر آپ کا خرچ بھی برداشت کرتا رہے۔

(۱۳) اب آپ کا تعلق انسے ختم ہو گیا اب وہ ایک اجنبی کی طرح ہے اس لئے آپ انسے ہر قسم کی علاحدگی اختیار کرے۔

(۱۴) آپ بے خبر تھی آپ پر اسکا کوئی گناہ نہیں۔

(۱۵) جی آپ اپنے بچوں کے ساتھ وہاں رہ سکتی ہیں۔.................................. واللہ سبحانہ و تعلی اعلم

کتبہ

عمران بن عبد الغفور بنگش

دار الافتاء

۱۰/صفر/۱۴۳۸

۱۱/نومبر/۲۰۱۶

الجواب الصحیح

مفتی